بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
سالانہ بیرون پاکستان	۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۲ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۲ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ

نخلہ ۱۰ اگست بوقت ۱۰ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی ۔ رات نیند اچھی آگئی ۔ اس وقت عام طبیعت نسبتاً اچھی ہے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ تمہیں ایک ایسی جماعت بنانا چاہتا ہے کہ تم دنیا کے لئے راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

تم پنج وقتہ نماز اور اپنی اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے ۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو ۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں ۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو ۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے ۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جاوے ۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا ۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا ۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۴)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ اگست ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ رات طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی ۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۱ اگست ۔ گذشتہ رات بھی یہاں مطلع ابر آلود رہا ۔ اگرچہ بارش نہیں ہوئی لیکن فضا میں کافی خنکی رہی ۔ آج صبح مطلع صاف ہے ؛

دسویں جماعت کی پڑھائی ۱۵ اگست سے شروع ہو رہی ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی جماعت دہم کے جملہ طلباء مطلع رہیں کہ ان کی پڑھائی سکول میں ۱۵ اگست سے باقاعدہ طور سے شروع ہو رہی ہے ۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رنگون سے جناب ایم عبدالقادر صاحب کی تشریف آوری

مقامی خدام الاحمدیہ کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس اور آپکی جوابی تقریر

ربوہ ۔۔ جماعت احمدیہ رنگون کے ایک نہایت مخلص اور سرگرم رکن مکرم جناب ایم عبدالقادر صاحب برما سے قادیان ہوتے ہوئے مورخہ ۹ اگست ۱۹۶۲ء کی شام کو دارالہجرت ربوہ میں وارد ہوئے ۔ وکالت تبشیر ربوہ کے زیر انتظام بعض احباب نے ریلوے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا ۔ اور آپ کو نہایت پرخلوص طور پر اہلاً و سہلاً و مرحباً کہا ۔

مکرم ایم عبدالقادر صاحب اصل میں مدراس کے رہنے والے ہیں اور ۱۹۳۶ء سے تجارت کے سلسلہ میں برما میں مقیم ہیں ۔ ۱۹۴۳ء میں آپ کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی ۔ آپ جماعت احمدیہ برما کے بہت مخلص اور سرگرم کارکن ہیں اور آپ کو رنگون کی جماعت کی مجلس عاملہ کی رکنیت بھی حاصل ہے ۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ اگست ۶۲ء

ضرورت الامام

(۲)

الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۰ اگست ۶۲ء میں ہم نے "ضرورت الامام" کے متعلق بعض باتیں لکھی تھیں۔ اور بتایا تھا کہ امام وقت میں محض "سلوک و تصوف" سے بہت زیادہ اوصاف ہونے چاہئیں اور صوفی نذیر احمد صاحب کے حوالے پر تنقید کرتے ہوئے بتایا تھا کہ بغیر امام وقت کی شناخت کے فلاح حاصل نہیں ہو سکتی اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے طور پر اور اپنی دانست کے مطابق اطاعت کر کے فلاح پا سکتے اور ہمیں کسی امام کی ضرورت نہیں وہ راستی پر نہیں ہیں۔ ہم نے اپنے اداریہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ضرورت الامام" کے حوالے سے ان چند اوصاف کی فہرست بھی مختصراً دی تھی جو امام وقت میں ہونے چاہئیں۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رسالہ سے ضرورت الامام کے متعلق عبارات درج کرتے ہیں:-

"ہم بیان کر چکے ہیں کہ امام الزمان اپنی جبلت میں قوت امامت رکھتا ہے اور دست قدرت نے اس کے اندر پیش روی کا خاصہ پھونکا ہوا ہوتا ہے اور یہ سنت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا بلکہ جیسا کہ اس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو داخل کر کے سورج کو اس نظام کی بادشاہی بخشی ہے ایسا ہی وہ عام مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو ان کا سورج قرار دیتا ہے اور یہ سنت الٰہی یہاں تک اس کی آفرینش میں پائی جاتی ہے کہ شہد کی مکھیوں میں بھی یہ نظام موجود ہے کہ ان میں بھی ایک امام ہوتا تھا جو لعیوب کہلاتا ہے اور جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے حالانکہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے"۔

(ضرورت الامام ص ۳۳)

"قرآن شریف نے جیسا کہ جسمانی تمدن کے لئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیر حکم ہو کر چلیں یہی تاکید روحانی تمدن کیلئے بھی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھلاتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پس سوچنا چاہیئے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے خالی نہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پیروی کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے لہٰذا اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں۔ سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔

یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی رسول محدَّث مجدِّد سب داخل ہیں مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے"۔ (ایضاً ص ۳۵)

ان عبارات سے واضح ہو جاتا ہے کہ امام الوقت کی کیوں ضرورت ہے اور یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ امام الوقت کو اللہ تعالیٰ کھڑا کرتا ہے اور جو لوگ اپنے طور پر اصلاح قومی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں وہ حقیقی طور پر تجدید و احیائے دین نہیں کر سکتے البتہ بعض فروعی دنیوی قسم کے امور میں وہ کسی قدر مفید کام کر جاتے ہیں مگر تجدید و احیائے دین کا وہ عظیم الشان کام ان سے سرانجام نہیں پا سکتا جس کی صوفی نذیر احمد صاحب کو خواہش ہے۔

صوفی نذیر احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"میری مجبوری یہ ہے کہ مجھ پر یہ احساس ظاہراً و باطناً محیط کر دیا کہ موجودہ دور میں امت کی صدیوں سے جھکی ہوئی کمر صرف ظاہراً و باطناً اتباعِ صدر اوّل سے سیدھی ہو سکتی ہے۔

لہٰذا اسکے پیچھے کا کوئی حوالہ ہرگز ہرگز کام نہیں دے سکتا۔ کفر اس درجہ شدت اختیار کر گیا ہے کہ صدیقانہ ایمان سے مربوط ہونے کے سوائے اس سے ایمان پر ہونا ناممکن ہے یہاں پر میری تنقید حدود سوز ہو جاتی ہے اسلئے کہ مجھے اپنے اپنے فرضی اور وہمی دائروں کے قیدی بھی اور ان کے سر حلقہ بھی راستے سے بالکل ایک طرف نظر آنے لگتے ہیں انہیں سابقہ امتوں کے احبار و رہبان سے مناسبت ہو سکتی ہے مگر نوع انسانی کے صراطِ مستقیم پر سر کٹانے والے دورِ صحابہ سے انہیں کوئی بھی مناسبت نہیں محسوس ہوتی۔ یہ حالت مجھے ۱۹۳۴ء میں ایک رویا کے ذریعہ دکھائی گئی ایک بہت بڑا مندر جس میں اس قسم کے سارے سر حلقہ جمع ہیں چہروں پر عجیب داغ ہیں اور باآواز کہا جا رہا ہے کہ یہ برہمن دیوتا ہیں۔ علماء و صلحائے امتِ محمدیہ نہیں ہیں نے رویا کو کالعدم کرتے ہوئے اپنے حسن اعتقاد کو قائم رکھنے کی کوشش کی لیکن بہت جلد یہ چیز میرے لئے ایک احساسِ مسلسل کی شکل اختیار کر گئی۔ اسے دبانے کی کوشش کی تو ایمان کو سلب کر کے جہنم کا ایندھن بنا دینے کی ایسی دھمکی ملی کہ جس کا اثر قریباً ڈھائی برس تک قائم رہا۔ اس کے بعد اللہ پاک نے ہزاروں توبہ و استغفار کے بعد نجات بخشی"۔ (صدق جدید ۲۷/۷/۶۲ ص ۸)

صوفی صاحب کا یہ کہنا بھی ٹھیک تھا کہ "صرف سلوک و تصوف سے دین و امت کی تجدید ممکن نہیں اور یہ کہنا بھی درست ہے کہ

موجودہ دور میں امت کی
صدیوں سے جھکی ہوئی کمر
صرف ظاہراً و باطناً اتباع
صدر اول سے سیدھی ہو
سکتی ہے۔

آپ نے اپنے خواب میں جو کچھ دیکھا ہے وہ بھی اس حد تک صحیح ہے کہ جن سر ان حلقہ کا آپ کو فی الواقعہ تجربہ ہو چکا ہے وہ صراطِ مستقیم سے بالکل ہٹے ہوئے ہیں لیکن ہم صوفی صاحب کی خدمت میں عرض پرداز ہیں کہ وہ اس ورطۂ قنوطیت سے باہر نکل کر "امام وقت" کی تلاش کریں وہ امام جو صدر اول کی اتباع کی طرف آپ کی رہنمائی کر سکے جس کے حلقہ بگوش بفضل خدا اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاکپائے ہونے کی وجہ سے صراط مستقیم پر سر کٹانے کی شہادتیں پیش کر چکے ہیں۔ ایسے فدائیان دین جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چل کر اپنی جانیں۔ اپنے مال۔ اپنی اولادیں اور اپنے ناموس اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشی سے قربان کئے ہیں۔

ہم صوفی صاحب کی خدمت میں مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کر کے سوال کرتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ ایسے تحدی کے الفاظ انہوں نے کبھی کسی اور سے بھی سنے ہیں اور اس تمام کام پر نظر دوڑائیں جو جماعت احمدیہ نے نہایت استقلال کے ساتھ کیا ہے اور یہ بھی دیکھو کہ وہ کس طرح روز بروز آگے ہی آگے قدم مارتی چلی جاتی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں کہ جبکہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔ ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے۔ اور اس عقیدے میں بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسیٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تھا اور کوئی دمشق میں ان کو اتار رہا تھا اور کوئی مکہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں۔ اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں اتریں گے پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حکم کو چاہتے تھے سو وہ حکم میں ہوں میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا جاؤں"۔

(رسالہ ضرورت الامام ص ۳۵-۳۶)

آخر میں ہم صوفی صاحب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ اپنی خواہش کو دیکھیں

(باقی ص ۸ پر)

قرآن کریم میں ''توفّی'' اور ''رفع'' کے الفاظ کا مفہوم

مصر کے مشہور عالم الشیخ محمود شلتوت رئیس الازہر کی توضیحات

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش کردہ علم کلام کی عظیم الشان کامیابی

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالواسطہ اور بلاواسطہ اپنی جملہ تصنیفات میں حیات مسیح کے عقیدہ کے نقصانات کو بڑی تفصیل سے پیش فرمایا ہے اور اس کے بالمقابل وفات مسیح کے مسئلہ کو قرآنی آیات احادیث نبویہ اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت فرما دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ وہ اس جسم خاکی کے ساتھ نہ تو آسمان پر گئے ہیں اور نہ ہی وہاں سے اتریں گے۔

اس مسئلہ میں علماء قرآن کریم کے لفظ رفع اور توفی کے معنی غلط کر کے غلط بنیاد حیات مسیح کے عقیدہ کی رکھ چکے تھے۔ تاریخی لحاظ سے اس امر کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ عیسائیوں نے اس مسئلہ کی شدومد سے اشاعت کی اور مسلمانوں نے کسی حد تک اس مسئلہ کو اپنا لیا چنانچہ مصر کے مشہور عالم اور محقق الاستاذ علامہ شیخ رشید رضا مرحوم نے واضح الفاظ میں تحریر کیا ہے۔

وانماھی عقیدۃ
اکثر النصاریٰ وقد
حاولوا فی کل زمان
منذ ظھور الاسلام
بثھا فی المسلمین
(الفتاویٰ)

یعنی حیات مسیح کا عقیدہ اکثر نصاریٰ کا ہے۔ ظہور اسلام سے ہی عیسائی ہمیشہ اس عقیدہ کی اشاعت مسلمانوں کے درمیان کرتے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے احباب اور مخلصین کے نام ایک وصیت تحریر فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

''جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کردو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کردو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عیسائیوں کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کرو''

(۲)

عالم اسلامی میں الاستاذ الشیخ محمود شلتوت رئیس الازہر کی شخصیت معروف ہے۔ آپ ایک انتہائی دلیر اور جری عالم ہیں۔ الازہر کی قیادت و ادارت کا قلمدان آپ کے سپرد ہے۔ جامعہ ازہر کی طرف سے مشہور علمی رسالہ ''مجلۃ الازھر'' شائع ہوتا ہے۔ اس کے فروری ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں ایک انگریزی مضمون The Ascension of Jesus یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں سے ہم قارئین الفضل کے لئے لفظ توفی اور رفع کے معنی جو الاستاذ الاکبر الشیخ محمود شلتوت نے کئے ہیں۔ وہ ان کے انگریزی الفاظ میں ہی نقل کر کے بتلاتے ہیں۔ کہ جو معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ توفی کے تحریر فرمائے تھے۔ آج ان کی تصدیق ایک مسلمہ اسلامی شخصیت نے کر دی ہے بہت سے اشخاص یہ کہا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے یہ معنے ہمارے لئے حجت نہیں ہیں کسی عرب عالم کی تصدیق ہمارے سامنے پیش کی جائے۔ اس قسم کے خیالات رکھنے والے اصحاب کے لئے یہ معنے یقیناً حجت قاطعہ ہیں۔ محمود شلتوت صاحب لفظ توفی کے متعلق انگریزی تحریر کرتے ہیں۔

"The word Tawaffa is frequently mentioned in the Quran to mean to cause death. This is the first and foremost sense of the word whenever it is mentioned. If it is used to mean something other than that. There is always with it what points to the new meaning in which the word is used.

ترجمہ۔ لفظ توفی قرآن کریم میں وفات دینے کے معنوں میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ جب کبھی اس لفظ کا بیان ہوتا ہے۔ تو اس کا پہلا مطلب جو ذہن میں آتا ہے۔ وہ موت کا ہوتا ہے۔ البتہ جب بھی یہ لفظ وفات کے علاوہ کسی غیر کے مفہوم میں استعمال ہو تو اس کے ساتھ ایسے قرائن ہوتے ہیں۔ جو ان معانی کی طرف غمازی کرتے ہیں۔

(۳)

لفظ توفی کے متعلق چیلنج

لفظ توفی اپنے مشتقات میں قرآن کریم میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ اور اسی طرح احادیث نبویہ میں بھی اس کا ذکر عام ہوا ہے اور اس کے معنی قبض روح اور وفات کے ہی کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جب یہ لفظ وارد ہوتا ہے۔ تو اس کے معنی زندہ بجسدہ العنصری اور آسمان پر اٹھائے جانے کے کر لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لفظ پر مندرجہ ذیل انعامی چیلنج دیا ہے۔

''اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا۔'' (ازالہ اوہام)

یہ چیلنج آج تک موجود ہے اور کسی کو ہمت نہیں ہوئی کہ وہ مندرجہ بالا شرط پر انعام کو حاصل کر سکے۔

(۴)

لفظ رفع کے معنے

قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق لفظ رفع کے متعلق الاستاذ محمود شلتوت مندرجہ ذیل رائے پیش کرتے ہیں۔

"It is obvious therefore that Jesus was exalted in God's presence, because the Arbic word

''اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا۔''

(ازالہ اوہام)

rafa is mentioned in the verse after the word death and so it means exaltation of Jesus, not the elevation of his body to heaven. This meaning is supported by the statement in which God promised to clear him of those who disbelieved, which indicates that the whole matter signifies honour and veneration for Jesus. It is also supported by the usages of the word rafa, in many Quranic verses and various classical expressions. Consequently, the word used in connection with Jesus can reveal one sense only, the sense of care and protection by God. Any other interpretation would do injustice to the Quran and would only appease unfounded stories and fabricated narratives."

"یعنی یہ امر واضح ہے کہ حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ کے حضور بلندی درجات عطا فرمائی گئی تھی آیت میں لفظ رفع توفی کے بعد مذکور ہے۔ اسلئے اس کے معنے بلندی درجات کے ہی ہو سکتے ہیں۔ اس مادی جسم کے آسمان پر اٹھائے جانے کے نہیں ہو سکتے اس مفہوم کی تائید خدا تعالیٰ کے اس بیان سے ہوتی ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام سے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کو ایمان نہ لانے والوں کے الزام سے پاک کرے گا۔ گویا اس ساری آیت کا مطلب حضرت عیسےٰ کی عزت اور خدا تعالےٰ کے حضور بلند درجات کو بیان کرنا ہے۔ قرآن مجید کے کئی مقامات اور عربی زبان کے کلاسیکی استعمال اور اظہار خیالات میں لفظ رفع کے معنوں میں مذکورہ معنوں کی تائید ہی ہوتی ہے۔ اس لئے نتیجۃً حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اس کے صرف ایک ہی معنے لئے جا سکتے ہیں یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے حفاظت و بچاؤ اس کے سوا کوئی اور مفہوم بیان کرنا قرآن کریم سے بے انصافی ہوگا۔ ہاں بے بنیاد اور فرضی روایات و قصص کی بے جا تائید ضرور ہوگی۔"

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیق جو آپ نے مسئلہ وفات مسیح کے متعلق بیان فرمائی۔ آج اسکی تائید و تصدیق مسلمان ممالک کے مشاہیر علماء و فضلاء کر رہے ہیں۔ الحمدللہ

درخواست جنازہ غیب:۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ حمیدہ بی بی بنت عبدالرحمٰن صاحب ساکن چک نمبر ۲۰۲ ج ب سرشمیر روڈ مورخہ ۳۰-۷-۶۲ کو فوت ہو گئی اور وہاں پر اور کوئی احمدی نہیں تھا اسلئے احباب اس کا نماز جنازہ غیب ادا کر دیں اور مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار چوہدری جان محمد پریذیڈنٹ چک نمبر ۷۱ بڑہ

نونہالان جماعت سے گذارش

از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جامعہ احمدیہ کا نئے سال کا داخلہ چند دنوں تک شروع ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے نئے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تحریک جدید کو ایک کثیر تعداد میں مبلغین کی ضرورت ہے۔ اب جبکہ میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے اور دوسرے امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں۔ میں احمدی نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کریں اور اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کریں۔

جملہ امراء جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضروری امر کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مرزا مبارک احمد
وکیل اعلےٰ تحریک جدید

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ذکر الٰہی اور روحانیت کی فضا میں تین دن

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے امسال ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں شمولیت اللہ تعالےٰ کے فضل سے سعادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس گوناگوں برکات کے حامل اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے ذکر الٰہی اور پرسوز دعاؤں کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی بیش بہا نصائح سننے کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں یہ تین دن جو اجتماع میں گذارے جاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے روحانیت کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اور قلوب میں روحانیت کی نمایاں ترقی محسوس کی جاتی ہے اور انصار یہ عزم لے کر واپس جاتے ہیں کہ اجتماع سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو برقرار رکھیں گے۔ چنانچہ قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان ایک گذشتہ اجتماع کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اجتماع میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم خالصتہً ایک روحانی ماحول میں ہیں الغرض تمام وقت ایسا روحانی سرور حاصل ہوتا رہا جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔"

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسے بابرکت اجتماع پر ضرور شمولیت فرماویں اور ادنےٰ ادنےٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رحمان اور شیطان کی آخری جنگ

ہمارا موجودہ دَور اللہ تعالیٰ کے مقدس مسیح کا دور ہے اسی میں رحمان اور شیطان کی آخری جنگ ہو رہی ہے۔

اسلام کا اکناف عالم میں پھیلنا ہی اصل میں شیطان کی شکست ہے۔ اور الفضل کو گھر گھر پہنچانا بھی اشاعت اسلام کا حصہ ہے۔ اس طرح بھی آپ شیطان کی شکست کو قریب لا سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن ہالینڈ کی تبلیغی مساعی کے پندرہ برس مکمل ہونے پر ایک پریس کانفرنس کا انعقاد

از مکرم صلاح الدین خاں صاحب بنگالی مبلغ ہالینڈ ...

۲۷ر جولائی ۱۹۶۲ء کو احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ یورپ میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے پندرہ سال طے کر کے سولھویں سال میں قدم رکھ رہا ہے اس دوران میں جس کام کی توفیق ملی یا جو کامیابی بھی نصیب ہوئی وہ سراسر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان ہی کا نتیجہ ہے ورنہ یہ کام ایک غریب اور بے سروسامان جماعت کے بس میں نہ تھا درحقیقت اس خدمت اسلام کا سہرا ہمارے پیارے اور اولوالعزم امام کے سر ہے جس نے اپنی خداداد قابلیت سے مشکلات کے وسیع طوفانی سمندر میں اسلام کی کشتی کی کامیابی کے ساتھ رہنمائی فرمائی۔

اس عرصہ میں ہزاروں ہزار کتب، پمفلٹ اور اسلامی لٹریچر کی اس مشن کے ذریعہ اشاعت ہوئی ہزاروں کی تعداد میں کلام پاک کے ڈچ نسخے ملک بھر میں نیز دور ونزدیک اس ملک کی زبان بولنے والے بیرونی ممالک میں بھی پھیل چکے ہیں آج سے قریباً چھ سال قبل ۱۹۵۵ء میں ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں ایک وسیع اور خوبصورت شاہراہ پر مسجد کی بنیاد رکھی گئی پارکوں سے گھری ہوئی شاداب درختوں کے درمیان خوبصورت سی یہ عمارت جس کی پیشانی پر چمکتا ہوا نشان "ہلال اسلامی" چرچ سے جداگانہ حیثیت کی غمازی کرتا ہے ہالینڈ میں پہلا خدا کا گھر ہے جہاں پہلی مرتبہ تثلیث کے راج میں توحید کی صدا بلند ہوئی یہ چھوٹی سی سادہ مگر خوبصورت عمارت جماعت احمدیہ کی مستورات کی قربانی اور ان کے عزم کی آئینہ دار ہے یہ مسجد جسے ڈچ اخبارات میں ہیگ کے متمول اصحاب کے رہائشی علاقہ میں ایک خوبصورت ... سے تشبیہہ دی جاتی ہے اپنے قیام کی ابتداء سے ہی خاص وعام کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔ مختلف ممالک کی سربرآوردہ شخصیتیں ہالینڈ کے وزیر خارجہ، بیگم لیاقت علی خاں، شہزادہ فیصل شیخ بحرین نیز بین الاقوامی جج، وزیر اعظم ملایا نائیجیریا اور متفرق اسلامی ممالک کے سفیروں کی تشریف آوری خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ علاوہ ازیں مختلف اداروں سوسائٹیوں سے متعلق گروپس کی آمد، پبلک جلسے مختلف مجالس اور انجمنوں کی طرف سے تقریر کے لئے دعوت نامے غرض پندرہ سال کے عرصہ میں گوناگوں واقعات گوناگوں تقاریب اور دیگر سرگرمیوں کی تفصیل ایسی طویل داستان ہے جسے اس مختصر مضمون میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ آج سے پندرہ سال پہلے ہالینڈ میں احمدیہ مسلم مشن نے اشاعت اسلام کی ابتداء کی۔ اور یہ جماعت احمدیہ ہی کی تبلیغی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہالینڈ میں ڈچ نومسلموں کی جماعت قائم ہو چکی ہے اور اس طرح گویا اس مشن نے کامیابی کے ساتھ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا ایک مختصر سا دور ختم کیا ہے اس موقعہ پر پریس کانفرنس کی صورت میں ایک تقریب ۱۳ر جولائی بروز جمعہ عمل میں آئی جمعہ کا دن اس لئے مخصوص کیا گیا کہ ہم اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ سے نصرت وفضل کا شکریہ ادا کریں اور آئندہ اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے مل کر دعا کی جائے۔

پریس کانفرنس کے لئے وسیع پیمانے پر پریس کے نمائندگان کو دعوت دی گئی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ کانفرنس توقع سے بہت بڑھ کر کامیاب رہی اس کانفرنس کے موقعہ پر ۲۱ نمائندگان موجود تھے جن میں علاوہ روزانہ اور ہفتہ وار اہم اخبارات کے چرچ کے پریس کی نمائندگی بھی تھی اسکے علاوہ متعدد نیوز ایجنسیوں کے نمائندگان بھی آئے تھے جن کا تعلق پندرہ بیس بیس اخبارات کے ساتھ تھا ان سب کیلئے دوپہر کو ایک مختصر سے لنچ کا بھی اہتمام کیا گیا بعض اخبارات کے نمائندے تاریخ مقررہ سے پہلے ہی آ کر مکرم امام صاحب مسجد ہالینڈ سے انٹرویو لے گئے وجہ یہ تھی کہ وہ پوری تیاری کر کے رپورٹ اپنے اخبارات کو بھجوانا چاہتے تھے جس کے لئے انہیں خاصہ وقت درکار تھا اس موقعہ پر احمدیہ مشن ہالینڈ کی کارگزاریوں اور چیدہ چیدہ واقعات کی ایک پندرہ سالہ رپورٹ تیار کی گئی جو ۲۶ صفحات پر مشتمل تھی یہ رپورٹ قریباً ۵۰۰ کی تعداد میں چھپوا کر اخبارات اور دوسرے دلچسپی رکھنے والے احباب میں تقسیم کی گئی اس پندرہ سالہ رپورٹ کے لئے قریباً ۶۰ اخبارات کی طرف سے مطالبہ موصول ہوا جس پر یہ رپورٹ انہیں بذریعہ ڈاک پہنچا دی گئی یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس موقعہ پر ایک پمفلٹ "مسیح کا پیغام" کے عنوان سے ۱۶ صفحات پر مشتمل ڈچ زبان میں مفت تقسیم کے لئے ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہمارے مخلص بھائی ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب آف لندن نے اس پمفلٹ کی اشاعت کے جملہ اخراجات برداشت کئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر دے۔ آمین۔

۱۳ر جولائی بروز جمعہ ۱۲ بجے پریس کانفرنس کا وقت رکھا گیا تھا ہیگ اور دوسرے شہروں سے ۲۱ نمائندوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی A.N.P جو ہر کوی نیوز ایجنسی ہے اور جہاں سے خبریں اخبارات اور ریڈیو کو پہنچائی جاتی ہیں اس کا نمائندہ بھی شامل تھا۔

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن ہالینڈ نے کانفرنس کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے مشن کے اغراض ومقاصد اور اسکی کارگزاری پر مختصر رنگ میں روشنی ڈالی اس کے بعد نمائندگان پریس کو سوالات کا موقع دیا گیا نمائندگان پریس نے مختلف پہلوؤں سے سوالات کئے، مشن کے مستقبل، عوام کا ردعمل، تعدد ازدواج، جہاد، عیسائی عقائد کے متعلق اسلام کا نقطۂ نگاہ اور اس قسم کے دیگر متعدد سوالات کئے گئے مکرم حافظ صاحب نے سب سوالات کے نہایت احسن پیرائے میں وضاحت کے ساتھ جواب دیئے یہ مجلس گھنٹہ بھر جاری رہی نمائندگان پریس کے ہاتھوں میں پہلے ہی سے پندرہ سالہ رپورٹ کی کاپیاں موجود تھیں اس کے علاوہ انہیں رسالہ "اسلام" کا خاص نمبر اور کئی دوسرے مضامین پر مشتمل لٹریچر دیا گیا۔

ڈیڑھ بجے دوپہر نمائندگان پریس کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس میں نمائندگان پریس اور بعض دوسرے معززین بھی شامل تھے اس دعوت کے انتظام میں ہماری جماعت کے بھائی بہنوں نے ہر طرح سے مدد کی اور محترمہ بیگم صاحبہ مکرم حافظ صاحب نے کھانے کی تیاری اور دیگر لوازمات میں خاص طور پر محنت کی اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ کھانے کے بعد جمعہ کی اذان پر احباب مسجد میں اکٹھے ہو گئے نمائندگان پریس سے کہا گیا اب جمعہ کی نماز جو خاص نماز ہے اور جس میں خطبہ بھی پڑھا جاتا ہے ادا کی جائے گی لہذا آپ میں سے جو بھی تشریف رکھنا چاہیں بڑی خوشی سے تشریف رکھیں چنانچہ چند ایک کے سوا اکثر دبیشتر نمائندے ٹھہر گئے۔ مکرم امام صاحب نے خطبہ جمعہ میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب سیکرٹری یورپین مشنز سوئٹزرلینڈ کا ایک پیغام تہنیت جو انھوں نے اس موقعہ پر بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا اس پیغام میں انھوں نے ہالینڈ مشن کی جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے اس کی کامیابی اور ترقی کے لئے دعا کی اور اسلام اور احمدیت کی صداقت پر روشنی ڈالی تھی نماز کی ادائیگی کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی پریس کانفرنس میں ہالینڈ مسجد کی عمارت پر عنقریب میناروں کی تعمیر کا ذکر بھی آیا اس موقعہ پر مکرم حافظ صاحب نے میناروں کا مجوزہ نقشہ جس کی منظوری کی امید ہے نمائندگان پریس کو دکھایا اسی طرح اس گفتگو میں بلجیئم تک تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کا ذکر بھی ہوا۔ دوسرے دن اخبارات میں "ہالینڈ میں احمدیہ مسلم مشن کے پندرہ سال" اور دوسرے عنوانات سے خبریں شائع ہوئیں اور رفتہ رفتہ مشن سے متعلق مضامین اخبارات میں آ رہے ہیں ریڈیو ہالینڈ سے بھی یہ خبر نشر کی گئی ہے جو بہت خوش کن امر ہے اس وقت تک قریباً چالیس اخبارات میں خبریں اور مضامین آ چکے ہیں اور ابھی دوسرے اخبارات میں خبریں شائع ہو رہی ہیں اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم مشن ہیگ کی تبلیغی سرگرمیوں کا چرچا بہت کامیابی سے ہو رہا ہے بعض اخبارات نے تقاریر بھی شائع کی ہیں مثلاً "Haagsche Courant" اخبار پورے چار کالموں کی سرخی جماتے ہوئے فوٹو دے کر لکھتا ہے کہ:-

"یہ پاکستانی مشنری (امام مسجد ہالینڈ) ان بہت سے پاکستانی مشنریوں میں سے ایک ہیں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور اسلام کے متعلق صحیح نظریہ لوگوں تک پہنچانے کیلئے بھیجے جاتے ہیں مسلمانوں میں یہی ایک منظم جماعت ہے جس نے ایک نظام کے تحت تبلیغ اسلام کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے مسجد کے ہال میں جو دنیا کا نقشہ لٹکا ہوا ہے اس پر ایک نگاہ ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح دنیا کے تمام اطراف میں جماعت احمدیہ کے مبلغین سرگرم عمل ہیں"

اس کے بعد اخبار مذکور جماعت احمدیہ کی ابتداء کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتا ہے کہ حضرت ... نے اسلام میں تجدید واصلاح کا بہت عظیم کام کیا ہے پھر امام مسجد ہالینڈ کا ذکر کیا کہ انھیں ابتداء ... کس طرح مشکلات اور مصائب سے گزرنا ... ان تلخیوں اور مشکلات میں سے گزرنے کے بعد آج مشن کا اس حالت کو پہنچنا یقیناً مسلسل محنت قربانی اور استقلال کو ظاہر کرتا ہے اس اخبار نے اور بھی بہت سے پہلوؤں کا ذکر کیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ اپنے فضل سے ان حقیر مساعی کے خوشگوار نتائج مرتب فرمائے آمین۔ کانفرنس کے روز ایک ڈچ خاتون نے اسلام قبول کیا الحمد للہ

(خاکسار صلاح الدین)

> "مسلمانوں میں صرف یہی ایک منظم جماعت ہے، جو ایک نظام کے تحت تبلیغ اسلام میں مصروف ہے، دنیا کے نقشہ پر ایک نگاہ ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح اس جماعت کے مبلغین دنیا کے تمام حصوں میں سرگرم عمل ہیں" (ہالینڈ کا ایک اخبار)

پوتے کی پیدائش پر ایک مخلص دوست کا قابل قدر نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے یکصد روپیہ کا عطیہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

" خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے "

چنانچہ حضور انور کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں مکرم جناب عبدالرحیم صاحب پراچہ ملتان شہر دفتر میں تشریف لائے اور مبلغ یکصد روپے دفتر کو ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیز عبدالوحید صاحب پراچہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے جو خاکسار کا پوتا اور شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ [redacted] کا نواسہ ہے۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص دوست کے اخلاص میں برکت ڈالے اور اس صدقہ کو شرف قبولیت بخش کر نومولود کو اپنے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین اور اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ترین وجود بنائے۔ (آمین)

دیگر احباب بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر ہر خوشی کے موقعہ پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ پشاور ڈویژن کی تربیتی کلاسیں

مجالس خدام الاحمدیہ پشاور ڈویژن کی تربیتی کلاسز کا انعقاد ماہ اگست میں عمل میں لایا جا رہا ہے چودہ اگست تا انیس اگست یہ کلاس مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں ہوگی جس میں مرکز سے متعدد علماء شرکت فرمادیں گے اور بیس اگست تا ۲۳ اگست یہ کلاس مسجد احمدیہ گٹ گنج مردان میں ہوگی تاکہ پشاور ڈویژن کی تمام مجالس بالخصوص ان کلاسز سے استفادہ کر سکیں دوسری مجالس کو بھی شرکت کی دعوت ہے۔

۱۴ اگست کو نماز عصر کے بعد پشاور اور بیس اگست کو مردان میں بھی بعد نماز عصر ان تربیتی کلاسز کا افتتاح ہوگا۔ شرکت کرنے والے خدام وقت سے پہلے پہنچ جائیں چونکہ یہ کلاس تعطیلات کے ایام میں ہو رہی ہے اس لئے طلباء خدام کے لئے استفادہ کا زریں موقع ہے نیز اس موقعہ پر ایک نمائش کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے جس میں سلسلہ کے نادر فوٹو کتب اور رسائل رکھے جائیں گے اختتامی پروگرام میں محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شمولیت فرما رہے ہیں اور وہ خدام سے خطاب کے علاوہ تقسیم انعامات و اسناد بھی فرمادیں گے۔

(عبدالخالق قائد علاقائی پشاور ڈویژن)

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۳ ۹/۶۲ سے ۱۵ ۹/۶۲ بروز جمعرات جمعہ و ہفتہ جامعہ احمدیہ سیالکوٹ شہر میں منعقد ہوگا۔

پریذیڈنٹ سیکرٹری مال صاحبان اس تربیتی اجتماع میں شرکت فرما کر مشکور فرمادیں یہ اجلاس ۱۳/۹/۶۲ کو بعد دوپہر سے شروع ہوگا اور ۱۵/۹/۶۲ ۱۲ بجے کے بعد دوپہر تک رہے گا سلسلہ کے جید علماء کرام اس اجتماع کو خطاب فرمادیں گے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

ایک انعامی تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۴ راگست ۶۲ء کو یوم پاکستان کے موقعہ پر بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام ربوہ کے خدام کا ایک انعامی تقریری مقابلہ ہوگا۔ درج ذیل موضوعات میں سے کسی ایک پر ۵ سے ۷ منٹ تک تقریر کرنا ہوگی۔ ۱۔ پاکستان کا مستقبل (۲) ایک پاکستانی شہری کی ذمہ داریاں۔ ربوہ کے تمام خدام کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے جو خدام حصہ لینا چاہیں وہ اپنے اسماء جلد از جلد دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں لکھوا دیں جگہ اور وقت کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

(سیکرٹری بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

نوٹ :۔ پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

۴۳۱	مکرم جناب محمد سعید احمد صاحب پشاور شہر	۵-۰۰ روپے
۴۳۲	احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر بذریعہ مکرم غلام قاسم صاحب	۱۷-۰۰ «
[redacted]	محترمہ اہلیہ صاحبہ عبدالرحمٰن صاحب مصری شاہ لاہور	۵-۰۰ «
۴۳۴	مکرم شیخ ممتاز احمد صاحب سوداگر چرم خیرپور ناتھن (سندھ)	۳۰-۰۰ «
۴۳۵	احباب جماعت احمدیہ دہلی دروازہ لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۹۶-۲۵ «
۴۳۶	« « بہاولپور بذریعہ مکرم غلام احمد صاحب	۱۴-۰۰ «
۴۳۷	مکرم ملک محمد صدیق صاحب راولپنڈی	۵-۰۰ «
۴۳۸	« اختر نصیر احمد صاحب کوئٹہ	۱۰-۰۰ «
۴۳۹	« مستری جلال الدین صاحب کوئٹہ	۱۰-۰۰ «
۴۴۰	احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بذریعہ مکرم محمد احمد صاحب قمر سنوری	۵-۰۰ «
۴۴۱	مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰-۰۰ «
۴۴۲	احباب جماعت احمدیہ ڈھاکہ بذریعہ مکرم ایس ایم حسن صاحب	۱۸-۰۰ «
۴۴۳	مکرم مرزا محمد احمد صاحب محلہ پڑ نگاں بھاٹی گیٹ لاہور۔	۱۰-۰۰ «
۴۴۴	احباب جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم بذریعہ مکرم ملک محمد الدین صاحب	۵-۰۰ «
۴۴۵	مکرم مقصود احمد صاحب چک ۱۲/۴ ایل ضلع منٹگمری	۵-۰۰ «
۴۴۶	حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ	۵-۰۰ «
۴۴۷	کارکنان صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۱۰-۵۰ «
۴۴۸	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب تاند مظفر گڑھ	۵-۰۰ «
۴۴۹	مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب لائل پور شہر	۱۱-۰۰ «
۴۵۰	دوکانداران گول بازار ربوہ بذریعہ مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی	۵۳-۱۲ «

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجلس انصار سلطان القلم خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

مقالہ نویسی کا مقابلہ

مجلس انصار سلطان القلم خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام کل پاکستان بنیاد پر مقالہ نویسی کا ایک مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے مقالہ کا موضوع یہ مقرر کیا گیا ہے :۔

حضرت حاجی الحرمین مولٰنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول کی سیرت۔ مقالہ کی ضخامت دو سے پانچ ہزار الفاظ تک ہوگی مقالہ دفتر میں آنے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۶۲ء ہے اس مقابلہ میں اول اور دوم آنے والے خدام کو مناسب انعامات دیئے جائیں گے ربوہ کے خدام کو بالخصوص اور دیگر مجالس کے خدام کو بالعموم شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

مقالہ جناب مہتمم صاحب مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ کے نام رجسٹرڈ بھجوایا جائے۔

سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم
مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

باورچی کی ضرورت

ایک باورچی کی ضرورت ہے
جو باورچی خانہ کے کام احسن طریق سے کر سکتا ہو
مرد ہو یا عورت۔ تنخواہ مناسب دی جائے گی
محمد لُقی معرفت چوہدری شرف احمد صاحب۔ کلاتھ مرچنٹ
کوٹلی لوہاراں شرقی۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۱۹ انیس روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۷۶۵۰:۔ میں خاتم النساء زوجہ محمد شفیع اشرف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جولائی ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ اور زیورات طلائی وزنی ساڑھے سات تولے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے (گلو بند ۳ تولے ٹکہ ۱/۲ تولہ جھمکے ایک تولہ۔ کانٹے ایک تولہ انگوٹھی پانچ عدد دو تولے) کل زیورات مالیت اندازاً ایک ہزار روپیہ۔ گویا کل مندرجہ جائیداد موجودہ مبلغ دو ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں تو ایسی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر لی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ خاتم النساء معرفت ربوہ حال خیبر لاج مری
گواہ شد:۔ محمد شفیع مربی سلسلہ احمدیہ مقیم خیبر لاج مری۔
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الٰہی انسپکٹر دفتر وصیت حال مری۔

نمبر ۱۷۶۵۱:۔ میں سعیدہ بیگم بیوہ شیخ فضل الرحمان صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ایک ہزار روپیہ مہر جو خاوند کے ذمہ واجب الوصول تھا۔ وہ میری عدم موجودگی میں ان کی اچانک وفات کی وجہ سے وصول نہیں ہو سکا۔ میرے پاس اس وقت -/۹۰۰ روپے اندوختہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اس کا حصہ جائیداد بذریعہ رسید خزانہ ۲۷۵۸۱ مورخہ ۲۱/۷/۶۱ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر چکی ہوں نیز چندہ شرط اوّل۔ اعلان وصیت بھی اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ کوئی اس وقت ذریعہ آمد ہے۔ لیکن آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا ہو یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز یہ وصیت بعد وفات میرے ترکہ پر بھی حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ سعیدہ بیگم بیوہ شیخ فضل الرحمن صاحب مرحوم ربوہ محلہ دارالیمن بر مکان منصور احمد سندھی (سابق سکندر آباد دکن)
گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد:۔ عبدالسلام سیکرٹری وصایا محلہ دارالیمن ربوہ۔

نمبر ۱۷۶۵۲:۔ میں عنایت اللہ ولد گھسیٹے خان قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۶۱ء ساکن مالوکے بھگت ڈاک خانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ اراضی زرعی ۱۶ بیگھہ مالیتی	-/۶۴۰۰
۲۔ ایک مکان خام مالیتی -/۱۰۰۰ روپے جس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے	-/۲۵۰
کل میزان	-/۶۶۵۰

میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مجھے کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عنایت اللہ ولد گھسیٹے خان قوم جٹ سکنہ مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ
گواہ شد:۔ فیض عالم ولد شہاب الدین قوم جٹ پریذیڈنٹ جماعت مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:۔ محمد یوسف ولد عبداللہ خان موصی نمبر ۶۶۶ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ

نمبر ۱۷۶۵۳:۔ میں نور احمد ولد چوہدری عبدالمجید قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ چک ۳۶/D.B ضلع سرگودھا۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد صرف ۱۵ ایکڑ اراضی غیر منقولہ جو عارضی طور پر محکمہ T.D.A کی طرف سے الاٹ ہے، در بعد ادائیگی قیمت جو گورنمنٹ کی طرف سے -/۲۲۵ روپیہ مقرر ہے۔ علاوہ قیمت احاطہ و دیگر اخراجات جو باقساط گورنمنٹ کو ادا کرنی ہے۔ اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ مجھے اس وقت اس اراضی سے مبلغ -/۵۰۰ روپے سالانہ آمد ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۱/۶/۶۲

العبد:۔ نشان انگوٹھا۔ نور احمد چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ چک ۳۶/D.B براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ خاکسار خیر الدین بقلم خود پریذیڈنٹ چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ چک ۳۶/D.B براستہ قائد آباد۔ ضلع سرگودھا
گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ ۳۶/D.B ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۷۶۵۴:۔ میں مستری محمد صدیق ولد مستری عبدالکریم قوم مغل پیشہ نجار عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ چک ۳۶/D.B ضلع سرگودھا۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ صرف پانچ ایکڑ اراضی جو کہ محکمہ T.D.A کی طرف سے بطور کنٹرولی پیشہ کاروباری لحاظ سے عارضی طور پر ملی ہے اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ نجاری پیشہ کی آمد سالانہ چھ صد روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری سالانہ آمد اس وقت -/۷۸۰ روپے ہے کمی بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ مرضی بقلم خود محمد صدیق سکنہ چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ چک ۳۶/D.B براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا
گواہ شد:۔ خاکسار خیر الدین بقلم خود پریذیڈنٹ چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ چک ۳۶/D.B براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ ۳۶/D.B براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۷۶۵۵:۔ میں سلطان احمد ولد نظام الدین قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ ۳۶/D.B ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد صرف ۲۵ ایکڑ اراضی غیر منقولہ جو عارضی طور پر محکمہ T.D.A کی طرف سے الاٹ ہے اور بعد ادائیگی قیمت منتقل ہو گی اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت مجھے مذکورہ ۱۵ ایکڑ اراضی سے مبلغ -/۵۶۰ روپے سالانہ آمد ہے (اس جائیداد کی قیمت -/۲۲۵۰ روپے گورنمنٹ کو باقساط ادا کرنی ہے) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۳۱/۶/۶۲

العبد:۔ نشان انگوٹھا:۔ سلطان ولد نظام الدین قوم آرائیں سکنہ ۳۹/D.B ڈاک خانہ ۳۶/D.B براستہ قائد آباد۔ ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ خیر الدین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ ۳۶/D.B براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۳۹/D.B ڈاک خانہ چک ۳۶/D.B

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت میں مصالحت کرانے کی نئی کوششوں کا آغاز

"پنڈت نہرو کی جذباتیت دونوں ملکوں کے درمیان بہتر تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے" (محمد علی بوگرہ)

لاہور ۱۱ راگست۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے کل انکشاف کیا کہ تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان اور بھارت میں مصالحت کرانے کی نئی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آپ نے ان کوششوں کی تفصیلات بتانے سے معذوری کا اظہار کیا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ پنڈت نہرو کی جذباتیت پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ تعلقات استوار کرنے کی کوششوں میں سب سے بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

مسٹر محمد علی بوگرہ کل صبح راولپنڈی سے کراچی جاتے ہوئے لاہور ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے وزیر خارجہ نے کہا "میں تصفیہ کشمیر کے لئے مصالحتی کوششوں کے بارے میں تفصیل سے کچھ نہیں بتا سکتا۔ یہ کوششیں پاکستان کے اس عزم کا حصہ ہیں کہ "پاکستان مسئلہ کشمیر کے اطمینان بخش حل کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا"۔ ایک اخباری نمائندہ نے آپ سے بعض کشمیری لیڈروں کے ان بیانات پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا جن میں عوام پر زور دیا گیا ہے کہ وہ کشمیر حاصل کرنے کے لئے جہاد شروع کر دیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ اس مرحلے پر جہاد شروع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پاکستان تمام تنازعات کو بین الاقوامی ذرائع اور "ثالثی، مصالحت اور مذاکرات" کے ذریعے حل کرنے کے اصول پر عمل پیرا ہے۔ آپ نے بتایا کہ خطِ متارکہ جنگ کو عبور کرنے یا عوام کو تشدد آمیز اقدامات سے روکنے کے لئے حکومت پوری کوشش کرے گی۔ کیونکہ اس طرح پاکستان یا بھارت کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

مسٹر محمد علی بوگرہ نے کہا "ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ تنازعہ کشمیر میں تین فریق پاکستان، بھارت اور خود کشمیری عوام ہیں اور اس مسئلہ کے حل میں تاخیر کے باعث جو فریق سب سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے وہ خود کشمیری عوام ہیں۔ کشمیریوں کی ایک بڑی تعداد ایک بڑی طاقت کی محکوم ہے۔ وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ پاکستان کشمیریوں کے لئے حق خود ارادیت کا حامی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیریوں کو اس بات کا اختیار ملنا چاہیئے کہ وہ اپنی اقتصادی ترقی اور سیاسی استحکام کے لئے جس ملک کے ساتھ چاہیں شامل ہو جائیں۔

مسٹر محمد علی سے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے اس بیان پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا جو انہوں نے لوک سبھا میں دیا تھا اس بیان میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان بھارت اور چین کے درمیان جنگ کرانا چاہتا ہے۔ آپ نے اس الزام کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا۔ بھارت اور چین کے درمیان جنگ چھڑ گئی تو اس کے سنگین اثرات سے ہم بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ پاکستان کو بھارت سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جسے بھارت ماننے اور تسلیم کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ مسٹر محمد علی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ پنڈت نہرو کی جذباتیت پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار اور اچھے پڑوسیوں کے سے تعلقات کے قیام کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

بہار میں سیلاب سے تباہی

نئی دہلی ۱۱ راگست یہاں موصولہ اطلاعات کے مطابق گنڈک، باگمتی اور کارہ نامی دریاؤں میں زبردست سیلاب نے صوبہ بہار میں تباہی مچا دی ہے اضلاع مظفر پور اور دربھنگہ میں اب تک کوئی دو سو دیہات زیر آب آچکے ہیں۔

"سرکاری پالیسی کی مخالفت کرنیوالے وزراء کو کابینہ سے الگ ہونا پڑے گا"

"میں کسی سیاسی جماعت میں شامل نہیں ہوں گا" صوبائی گورنر کا اعلان

کوئٹہ ۱۱ راگست۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وزراء کو اسمبلی میں حکومت کے حق میں ووٹ دینا ہو گا ورنہ انہیں اپنے عہدہ سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ گورنر نے کہا کہ اگر وزراء سرکاری پالیسی کی حمایت نہیں کریں گے تو انہیں کابینہ سے علیحدگی اختیار کرنا ہو گی ــــ گورنر سے پوچھا گیا کہ اگر آپکی کابینہ کے ارکان مختلف سیاسی جماعتوں میں شامل ہو گئے تو صورت حال کیا ہو گی اور کیا مختلف جماعتوں میں ان کی شمولیت سے باہمی ہم آہنگی اور اشتراک ممکن ہو گا گورنر نے کہا میری کابینہ کے ارکان کو کسی بھی سیاسی جماعت میں شامل ہونیکی آزادی ہے اگر وہ حکومت کی مخالفت نہ کریں تو *

رنگون کے ایم عبد القادر صاحب کی تشریف آوری (بقیہ صفحہ اول)

کل مورخہ ۱۰ راگست کو نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس مکرم بشیر احمد صاحب شاد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے پڑھا جس میں ربوہ کے مقامی خدام کی طرف سے ربوہ میں تشریف آوری پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی اور آپ کو خلوص دل سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ مکرم ایم۔ عبد القادر صاحب نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے قادیان اور ربوہ کی زیارت سے مشرف کر کے آپ کی دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا ہے آپ نے رنگون میں احمدیہ مسجد کی تعمیر اور "البشریٰ" نامی اخبار کے اجراء سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے اور آخر میں جماعت احمدیہ برما کی ترقی اور اپنے سفر کے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کی آپ کی تقریر کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں اہل ربوہ اپنے معزز مہمان ● سے ملے اور ان سے مصافحہ و معانقہ کیا۔

اب آپ اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے نخلہ تشریف لے جا رہے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے سفر کو بابرکت فرمائے اور آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آج کل طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ایڈیٹوریل بقیہ صفحہ ۲

اور جماعت احمدیہ کے عملی کام کو دیکھیں کیا جماعت احمدیہ اپنے عمل سے ان کی خواہشات کو پورا کر کے نہیں دکھا رہی؟ بلکہ ان کی خواہشات سے بڑھ کر کام نہیں کر رہی؟ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپ کے تربیت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپ کے لئے اپنی جان مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے اور مسیح کے نقص کا یہ بدیہی ثبوت ہے کہ جو جماعت تیار کی وہی گرفتار کرانے اور جان سے مروانے اور لعنت کرنے والے ثابت ہوئے۔ غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحیمیت کا اثر تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مالک یوم الدین کا عملی ظہور صحابہ کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے ان میں اور ان کے غیروں میں فرقان رکھ دیا۔ جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں ان کو دی گئی۔ یہ ان کی دنیا میں جزا تھی۔ اب قصہ کوتاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان صفات اربعہ کی تجلی چمکی۔ لیکن بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گذر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ بھی صحابہ ہی میں داخل ہے جو احمد کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ یعنی صحابہ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہ ہی ہو گی۔

اس آیت کے متعلق مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت ہے منھم کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہ ہی کی طرح ہو گا۔ صحابہ کی تربیت ظاہری طور پر ہوئی تھی۔ مگر ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت کے نیچے ہوں گے اس لئے سب علماء نے اس گروہ کا نام صحابہ ہی رکھا ہے جیسے ان صفات اربعہ کا ظہور ان صحابہؓ میں ہوا تھا۔ ویسے ہی ضروری ہے کہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی مصداق جماعت صحابہ میں بھی ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

* اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ نے کہا مجھے صدر نے نامزد کیا ہے اس لئے میں کسی جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔